روسی وزارتِ خارجہ اور تاجک بحران

روس کے نائب وزیر خارجہ اناطولی ایڈامیشین، جنہوں نے تہران میں تاجک اپوزیشن رہنماؤں سے مذاکرات کیے، نے تاجک حکومت اور حزبِ اختلاف کے درمیان بلاواسطہ مذاکرات کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ حزبِ اختلاف کے رہنماؤں نے پہلے ہی پیشگی شرائط کے بغیر اقوامِ متحدہ کی وساطت سے حکومت کے ساتھ مذاکرات پر رضامندی کا اظہار کر دیا ہے۔ چنانچہ مذاکرات کا ابتدائی دور اپریل میں ماسکو میں منعقد ہوا۔ اناطولی ایڈامیشین کے مطابق یہ مذاکرات ازبک اور تاجک حکام کی مکمل رضامندی سے ہوئے۔

واضح رہے کہ دوشنبے کے حکام اپوزیشن کے ساتھ مذاکرات کے سوال پر اختلاف کا شکار ہیں۔ مذاکرات کے مخالف عناصر کے خیال میں تاجکستان کی مسلم قاضیات کے سابق سربراہ توراجانزادہ اور حزبِ نہضت اسلامی کے لیڈر محمد شریف ہمت زادہ عسکریت پسندوں کی نمائندگی نہیں کرتے۔ اس لیے ان کے خیال میں اگر ان کے ساتھ مذاکرات کے نتیجہ میں جنگ بندی کے معاہدہ پر دستخط بھی ہوتے ہیں تو یہ لوگ اس پر عمل درآمد کی ضمانت نہیں دے سکیں گے۔ ایڈامیشین نے زور دے کر کہا کہ فوری جنگ بندی کے معاہدہ کے بغیر مذاکرات تمام مسائل کا حل ثابت نہیں ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ بعض بیرونی طاقتیں، مثال کے طور پر افغان مجاہدین، بعض دیگر مسلم حلقوں کی ایما پر، تاجک بحران میں ملوّث ہیں۔ لیکن اس کے باوجود، ان کے مطابق، تاجک بحران تاجکستان کا اندرونی معاملہ ہے جو تاجکستان کے مختلف خطوں کے درمیان (سیاسی نفوذ کے لیے) نزاع کا شاخسانہ ہے۔ جس کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ خود تاجک عوام کو اپنا یہ مسئلہ حل کرنے دیا جائے۔

حزبِ اختلاف کے اس موقف پر تبصرہ کرتے ہوئے کہ "انہیں حکومتی عہدوں میں حصہ نہیں چاہیے بلکہ خانہ جنگی کے نتیجہ میں اقتدار پر قبضہ کرنے والی موجودہ حکومت کو اقتدار غیر جانبدار افراد پر مشتمل سٹیٹ کونسل کے سپرد کرنا چاہیے جو دو سال کے اندر عام انتخابات کے انعقاد کو یقینی بنائے" ایڈامیشین نے کہا۔ حزبِ اختلاف کا یہ موقف حقیقت پسندانہ نہیں ہے۔ انہوں نے مزید کہا "یوں لگتا ہے کہ حزبِ اختلاف طاقت کے ذریعے اپنے مقاصد کے حصول میں ناکامی کے بعد اب سیاسی ذرائع سے اپنے اہداف حاصل کرنا چاہتی ہے"۔

تاجک مہاجرین کی اپنے ملک واپسی کے معاملہ سے متعلق ایڈامیشین نے کہا "دوشنبے کی حکومت ان واپس آنے والے مہاجرین کے لیے بہت کچھ کر رہی ہے جبکہ حزبِ اختلاف نے ان

مہاجرین کو عملاً کیمپوں میں محبوس کر کے رکھا ہوا ہے۔" دوسری طرف "نزاویسیمایا گزیٹا" کے مطابق وہ تاجک مہاجرین بھی جو دولت مشترکہ (CIS) کے ممالک میں پناہ لیے ہوئے ہیں، موجودہ حکومت کے ہوتے ہوئے اپنے ملک واپس لوٹنے میں پس و پیش کا شکار ہیں۔ اخبار کے مطابق اگر سیاسی روابط کی بحالی کے نتیجہ میں جنگ بندی کے معاہدہ پر دستخط ہوجاتے ہیں تو مہاجرین کے اپنے وطن لوٹنے کی رفتار تیز ہوسکتی ہے۔ روسی نائب وزیر خارجہ ایڈامیشین کے مطابق (افغان / تاجک) سرحد کی صورت حال انتہائی پیچیدہ ہے اور یہ افغانستان کی سرزمین سے مسلسل حملوں کی زد میں ہے۔ انھوں نے کہا کہ اس پس منظر میں حکومت - اپوزیشن مذاکرات ناکامی کا شکار ہوسکتے ہیں۔

اس سے بیشتر ولاڈی وسٹوک میں روسی وزیر خارجہ اندرے کوزیروف اور امریکی وزیر خارجہ وارن کرسٹوفر کے مابین ہونے والی ملاقات میں کوزیروف نے تاجکستان کے اس سیاسی بحران میں روس کے "خصوصی کردار" کی وضاحت کی۔ تاجکستان کے اس "اندرونی معاملہ" سے روسیوں کو اتنی زیادہ دلچسپی کیوں ہے؟ روسی نائب وزیر خارجہ ایڈامیشین اس سوال پر یوں روشنی ڈالتے ہیں۔ "ہم نے کسی نہ کسی درجہ میں امریکہ سے تعلقات بحال کر لیے ہیں۔ دولت مشترکہ (CIS) کے ممالک سے تعلقات نہ صرف ہماری ترجیح ہے بلکہ یہ تعلقات ہمارے لیے ناگزیر ہیں۔ تاجکستان سے تعلقات کی اہمیت بھی اس پس منظر میں ہے۔ مثال کے طور پر ہم قزاقستان، ازبکستان اور کرغیزستان کے ساتھ مل کر تاجک افغان سرحد کی حفاظت کر رہے ہیں۔ اگر ہم اس سرحد کی حفاظت نہ کریں تو بحر منجمد شمالی تک ہماری کوئی بھی سرحد محفوظ نہیں رہے گی۔ روس پندرہ کروڑ عوام کا ملک ہے۔ جس میں سے نو کروڑ افراد کی دولت مشترکہ کے ممالک میں رشتہ داریاں ہیں۔ یہ حقیقت ہماری جغرافیائی، دفاعی مفادات کی وضاحت کرتی ہے۔ (قیام امن) کا یہ مشن تاریخ نے روس کو سونپا ہے۔ اگرچہ روس کی اپنی اقتصادی حالت ابتر ہے لیکن یہ بدستور دولت مشترکہ کے ممالک کو امداد فراہم کر رہا ہے۔ بعض اندازوں کے مطابق ہم (روس) دنیا کے سب سے زیادہ عطیات دینے والے ہیں۔ اس لیے میرے خیال میں ہم پر نئے سامراجی عزائم کا حامل ہونے کا الزام ناانصافی پر مبنی ہے۔ ہم ایسے ناقدین کو یہی کہہ سکتے ہیں کہ اگر آپ ہماری مدد کرنا چاہتے ہیں تو خوش آمدید گو دولت مشترکہ کے ممالک میں تنازعات کے تصفیہ کے لیے اقوام متحدہ کے زیر اہتمام امن افواج بھیجیں، ان ممالک کی معاشی امداد کریں اور روس کے غیر معمولی اخراجات میں حصہ بٹائیں۔ لیکن ہماری اس اپیل کا جواب انتہائی حوصلہ شکن ہے۔ اگر حالت یہی ہے تو براہ مہربانی ہمارے معاملات میں مداخلت بند کر دیں۔"

(بشکریہ سنٹرل ایشیا بریف لیسٹر برطانیہ)